السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کسی کی چار بیویاں ہوں اور ایک کو طلاق دے تو کیا اس کی عدت میں کسی اور سے شادی کر سکتا ہے؟ جب اوپر والے سوال کا جواب یہ ہو کہ چوتھی کی عدت میں پانچویں سے شادی کرنا جائز نہیں تو اس کی دلیل کیا ہے؟ اور کیا اس کی آخری شادی صحیح ہوگی اور اس کی تصحیح کے لیے قرآن وسنت کے مطابق کیا کرنا ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر تو آپ نے اپنی چوتھی بیوی کو طلاق رجعی دی ہے یعنی یہ اس کی پہلی یا دوسری طلاق ہے تو علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ عدت کے ختم ہونے تک رجعی طلاق والی عورت بیوی شمار ہوگی۔[1]

تو جب یہ ثابت ہوگیا کہ وہ ابھی تک آپ کی بیوی ہی ہے تو آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ کسی بھی آزاد شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ چار سے زیادہ بیویاں رکھے (یعنی ایک ہی وقت میں وہ سب اس کے نکاح میں ہوں) اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ملتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"غیلان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان میں سے چار رکھ لو۔"[2]

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہوا کہ مرد کے لیے یہ جائز نہیں کہ طلاق رجعی کی حالت میں پانچویں سے شادی کرے اس لیے کہ اس طرح وہ پانچ عورتوں کو جمع کر لے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین آئمہ اربعہ اور سارے اہل سنت علماء کا قولی اور عملی اجماع ہے کہ کسی بھی مرد کے لیے اپنے نکاح میں چار بیویوں سے زیادہ رکھنا جائز نہیں صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے جلیل القدر تابعی عبیدہ سلمانی رحمة اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ کہ انھوں نے فرمایا:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کسی بھی چیز پر اس طرح متفق نہیں ہوئے جس طرح کہ ان کا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کی ممانعت اور بہن کی عدت میں دوسری بہن سے نکاح کی ممانعت" پر اتفاق ہے۔"[3]

پس جو بھی اس کی مخالفت کرتے ہوئے چار بیویوں سے زیادہ جمع کرتا ہے اس نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور اہل سنت والجماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔[4]

اور اگر ایسا ہو جائے تو عقد نکاح باطل ہوگا اور آپ پر واجب ہے کہ آپ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں حتیٰ کہ طلاق شدہ بیوی کی عدت ختم ہو جائے اور اگر آپ نے اس پانچویں سے دخول بھی کر لیا ہے تو پھر آپ اسے مہر مثل دیں اور وہ بھی آپ سے مطلقہ کی عدت گزارے گی پھر آپ اس سے نکاح کرنا چاہیں تو مکمل شروط کے ساتھ اسے عقد نکاح میں لائیں۔

اگر آپ نے چوتھی طلاق بائنہ دی ہے (یعنی اس کی یہ طلاق تیسری طلاق تھی) تو پھر پانچویں سے نکاح کے جواز میں اہل علم میں اختلاف ہے۔ حنابلہ اور احناف کے ہاں یہ جائز نہیں اور فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمة اللہ علیہ نے بھی اسی کو راجح کہا ہے۔[5]

لہٰذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو کہ طلاق رجعی میں گزر چکا ہے کہ اگر تیسری طلاق کی عدت ختم ہو جائے تو پھر آپ کے لیے پانچویں سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔ (واللہ اعلم)

اور چوتھی بیوی کی وفات کی صورت میں یہ جائز ہے کہ اس کی وفات کے بعد پانچویں سے شادی کر لے کیونکہ اس حالت میں زوجیت قائم نہیں رہتی۔

(شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔ دیکھیں: المغنی لابن قدامة 104/7۔

[2]۔ صحیح: صحیح ابن ماجہ 1989 کتاب النکاح: باب الرجل یسلم وعندہ اکثر من اربع نسوۃ ارواء الغلیل 1883 ابن ماجہ 1953، احمد 14/2۔ ترمذی 1128 کتاب النکاح: باب ماجاء فی الرجل یسلم وعندہ عشر نسوۃ ابن حبان 4156، الاحسان حاکم 192/2 بیہقی 149/7، شرح السنۃ 2288، ابن شیبۃ 317/4 ترتیب المسند للشافعی 16/2۔

[3]۔الفتاوی الکبری 154/4۔

[4]۔مزید دیکھئے: الفتاوی للمراۃ المسلمۃ 641/2۔

[5]۔دیکھیں: فتاوی الطلاق للشیخ ابن باز 278/1۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 136

محدث فتویٰ